مدرسۃ البنات کے متعلق ضروری ہدایات

(۱) جنوبی افریقہ، ہندوستان، ری یونین وغیرہ میں مدرسۃ البنات کا جائزہ لینے سے معلوم ہوا کہ احتیاط اسی میں ہے کہ لڑکیوں کا دار الاقامہ قائم نہ کیا جائے۔ اس میں بڑے فتنے ہیں۔ لڑکیاں دن میں پڑھ کر اپنے گھروں کو چلی جائیں۔

(۲) معلمات صرف خواتین ہوں جو لڑکیوں کو پڑھائیں۔ مَرد معلمین پردہ سے بھی تعلیم نہ دیں۔ اس میں بڑے فتنے سامنے آئے ہیں۔

(۳) خواتین اُستانیوں سے مہتمم پردہ سے بھی بات چیت یا کوئی ہدایت براہ راست نہ دے، اپنی بیوی یا خالہ یا بیٹی سے اُستانیوں کو ہدایات اور تنخواہ وغیرہ کا اہتمام ضروری ہے۔ اور مہتمم اور اولادِ مہتمم اور مَرد اُستاد کے براہ راست بات چیت کرنے سے مدرسۃ البنات کے بجائے عشق البنات میں اِبتلا کا اندیشہ ہے۔

(۴) کوشش کی جائے کہ ۵ سال سے ۹ سال تک کی عمر تک کی طالبات کو ناظرہ قرآن پاک، حفظ قرآن پاک اور تعلیم الاسلام کے چار حصّے اور بہشتی زیور تک کی تعلیم پر اکتفا کیا جائے۔ اگر عالمہ نصاب پڑھانا ہو تو عربی کے مختصر نصاب سے تکمیل کرائیں مگر شرعی پردہ کا سخت اہتمام ضروری ہے ورنہ لڑکیوں کے لیے بہتر یہی ہے کہ ناظرہ قرآن پاک، بہشتی زیور، حکایاتِ صحابہ وغیرہ پر اکتفا کیا جائے اور معلمات خواتین بھی باپردہ ہوں۔

(۵) عالمہ نصاب کی لڑکیوں کو شوہر کے حقوق وآداب کا اہتمام سکھایا جائے اور عالم شوہر کی تلاش ان کے لئے ہو ورنہ اگر غیر عالم ہو تو دین دار ہونے کی شرط ضروری ہے خواہ ڈاکٹر یا انجینئر ہو۔

(۶) پورے مدرسۃ البنات میں عورتوں کا رابطہ صرف عورتوں سے رہے۔ مہتمم اپنی محرم یعنی مثلاً بیوی یا والدہ اور بہن سے دریافتِ حالِ تعلیمی یا دریافتِ حالِ انتظامیہ کرے۔ اگر اتنی ہمت نہ ہو تو مدرسۃ البنات مت قائم کرو اور مدرسہ بند کرو، دوسروں کے نفع کے لئے خود کو جہنم کی راہ پر مت ڈالو۔ مخلوق کے نفع کے لئے لڑکیوں یا عورتوں کو پڑھانا یا پردہ سے بھی بات چیت کرنا فتنہ سے خالی نہیں ہے۔ تجربہ سے معلوم ہوا کہ پردہ سے گفتگو کرنے والے بھی عشقِ مجازی میں مبتلا ہو گئے۔ لہٰذا سلامتی کی راہ یہی ہے کہ خواتین سے ہر طرح کی دوری رہے۔ (حقوق الرّجال ص ۴۱، ۴۲)

مدرسۃ البنات کے متعلق ضروری ہدایات

(۱) جنوبی افریقہ، ہندوستان، ری یونین وغیرہ میں مدرسۃ البنات کا جائزہ لینے سے معلوم ہوا کہ احتیاط اسی میں ہے کہ لڑکیوں کا دار الاقامہ قائم نہ کیا جائے۔ اس میں بڑے فتنے ہیں۔ لڑکیاں دن میں پڑھ کر اپنے گھروں کو چلی جائیں۔

(۲) معلمات صرف خواتین ہوں جو لڑکیوں کو پڑھائیں۔ مَرد معلمین پردہ سے بھی تعلیم نہ دیں۔ اس میں بڑے فتنے سامنے آئے ہیں۔

(۳) خواتین اُستانیوں سے مہتمم پردہ سے بھی بات چیت یا کوئی ہدایت براہ راست نہ دے، اپنی بیوی یا خالہ یا بیٹی سے اُستانیوں کو ہدایات اور تنخواہ وغیرہ کا اہتمام ضروری ہے۔ اور مہتمم اور اولادِ مہتمم اور مَرد اُستاد کے براہ راست بات چیت کرنے سے مدرسۃ البنات کے بجائے عشق البنات میں اِبتلا کا اندیشہ ہے۔

(۴) کوشش کی جائے کہ ۵ سال سے ۹ سال تک کی عمر تک کی طالبات کو ناظرہ قرآن پاک، حفظ قرآن پاک اور تعلیم الاسلام کے چار حصّے اور بہشتی زیور تک کی تعلیم پر اکتفا کیا جائے۔ اگر عالمہ نصاب پڑھانا ہو تو عربی کے مختصر نصاب سے تکمیل کرائیں مگر شرعی پردہ کا سخت اہتمام ضروری ہے ورنہ لڑکیوں کے لیے بہتر یہی ہے کہ ناظرہ قرآن پاک، بہشتی زیور، حکایاتِ صحابہ وغیرہ پر اکتفا کیا جائے اور معلمات خواتین بھی باپردہ ہوں۔

(۵) عالمہ نصاب کی لڑکیوں کو شوہر کے حقوق وآداب کا اہتمام سکھایا جائے اور عالم شوہر کی تلاش ان کے لئے ہو ورنہ اگر غیر عالم ہو تو دین دار ہونے کی شرط ضروری ہے خواہ ڈاکٹر یا انجینئر ہو۔

(۶) پورے مدرسۃ البنات میں عورتوں کا رابطہ صرف عورتوں سے رہے۔ مہتمم اپنی محرم یعنی مثلاً بیوی یا والدہ اور بہن سے دریافتِ حالِ تعلیمی یا دریافتِ حالِ انتظامیہ کرے۔ اگر اتنی ہمت نہ ہو تو مدرسۃ البنات مت قائم کرو اور مدرسہ بند کرو، دوسروں کے نفع کے لئے خود کو جہنم کی راہ پر مت ڈالو۔ مخلوق کے نفع کے لئے لڑکیوں یا عورتوں کو پڑھانا یا پردہ سے بھی بات چیت کرنا فتنہ سے خالی نہیں ہے۔ تجربہ سے معلوم ہوا کہ پردہ سے گفتگو کرنے والے بھی عشقِ مجازی میں مبتلا ہو گئے۔ لہٰذا سلامتی کی راہ یہی ہے کہ خواتین سے ہر طرح کی دوری رہے۔ (حقوق الرّجال ص ۴۱، ۴۲)

Website: www.islahibaatain.com